

## شاہ غلام علی دہلوی مجددی کے ملفوظات \*

### ایک نو دریافت مجموعہ

حضرت میرزا مظہر جان جاناں (شہادت ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کے جانشین حضرت عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی (۱۱۵۶-۱۲۴۰ھ/۱۷۴۳-۱۸۲۳ء) کے ملفوظات پر مبنی دو مجموعے ملتے ہیں:

۱. دُرّ المعارف مرتبہ شاہ رؤف احمد رافت مجددی، جس میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۶ء سے یکم شوال ۱۲۳۱ھ تک کی مجالس کے تاریخ وار ملفوظات درج ہوئے ہیں۔ آخر میں کچھ ملفوظات بلا تاریخ بھی تحریر ہوئے ہیں، جس میں بعض فرمودات جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء کے ہیں۔ یہ مجموعہ ملفوظات متداول ہے اور کئی مرتبہ چھپ چکا ہے۔ ایک قدیم اشاعت مطبع نادری، بریلی ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء کی ہے (۱)۔

۲. ملفوظات شریفہ مرتبہ مولانا غلام محی الدین قصوری (۱۲۰۲-۱۲۷۰ھ/۱۷۸۷-۱۸۵۴ء)۔ یہ ملفوظات تقریباً ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں مرتب ہوئے اور بہ اہتمام محمد اقبال مجددی صاحب مع اردو ترجمہ از اقبال احمد فاروقی صاحب مکتبہ نبویہ، لاہور سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئے (۲)۔ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے سوانح نگاروں نے ملفوظات کے انہی دو مجموعوں کا ذکر کیا ہے۔ مولانا قصوری کا مجموعہ چوں کہ در المعارف کے بعد ملا اس لیے محققین نے اسے ”نو دریافت“ قرار دیا (۳)۔ اب ہمیں حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات کا تیسرا مجموعہ دستیاب ہوا ہے جس کا ذکر نہ تو پہلے کہیں پڑھنے میں آیا اور نہ اس کا نسخہ کہیں پایا گیا۔ محی پروفیسر ڈاکٹر غلام معین الدین نظامی صاحب (ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی اور نیشنل کالج، لاہور) نے

\* خدا بخش لاہری ری جرنل، پٹنہ، شمارہ ۱۳۲، اپریل-جون ۲۰۰۳ء، صفحات ۶۵-۷۰

ایک قلمی مجموعہ رسائل جس میں شاہ غلام علی دہلوی کا وہ مجموعہ ملفوظات بھی شامل ہے۔ جس کا ذکر ہم آئندہ سطور میں کریں گے۔ مجھے ۲۰۰۲ء میں مرحمت فرمایا جو اب میرے ذخیرہ مخطوطات میں شمارہ ۸۶ کے تحت داخل ہے اس کے مندرجات حسب ذیل ہیں:

۱. تحفۃ المرسلہ (عربی) تصنیف شیخ محمد مبارک المشہور بہ ابی سعید بن شیخ علی المعروف بہ فضل اللہ الحزومی السلمی بن شیخ رضی الدین ابی خالد بن شیخ مہران طوسی (۴) مکتوبہ غلام محمد، بلا تاریخ، ۱۰ ص.
۲. ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی (زیر بحث کتاب) ص ۱-۱۳
۳. کنز الہدایات فی کشف البدایات والنہایات (فارسی) تصنیف محمد باقر لاہوری (۵) ص ۱۸-۱۲۲
۴. رفیق الطالبین (فارسی) تصنیف مولوی غلام حسین ہوشیار پوری مجددی (۶) کے آخری تین ورق مکتوبہ ۲۰ رمضان ۱۲۶۲ھ، ص ۱۳۳-۱۳۸ اس کے بعد متعدد اوراد و ادعیہ عربی اور فارسی میں ہیں جن کی تفصیل کا یہ مقام نہیں ہے ان میں سے چند ورق شیخ احمد پورسوری [کذا: پُرسوری] کے مکتوبہ و مملوکہ رہے ہیں ان کی تاریخ کتابت ذیقعدہ - ذیحجہ ۱۲۵۴ھ ہے۔

## ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی

یہ پیش نظر مجموعہ رسائل کا دوسرا رسالہ ۱۳ صفحات میں ہے اور اس مجموعہ کے بقیہ رسائل نقشبندیہ کا ہم قلم نسخہ ہے۔ یہ مجموعہ ملفوظات بھی شاہ رؤف احمد رؤف مجددی (وفات ۱۲۳۹ھ؟) کا جمع کردہ ہے اور ذرّ المعارف سے بعد کا کام ہے۔ دیباچے میں لکھتے ہیں کہ وہ ۱۲۳۲ھ (۱۸۱۷ء) میں اپنے مرشد حضرت عبداللہ دہلوی معروف بہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات کی تدوین سے فارغ ہوئے (۷) تو اس کے بعد آنجناب نے انہیں خلافت سے مشرف فرما کر مالوہ کی طرف رخصت فرمایا۔ اس سفر سے واپسی کے بعد جب وہ دوبارہ اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پھر یہ خیال دل میں گذرا کہ ان کی زبان سے معارف کے جو موتی جھڑتے ہیں، انہیں کتابی صورت میں جمع کر دینا چاہیے لیکن حلقے اور مراقبے کے باعث کوتاہی ہوتی رہی۔ آخر ان کے سات روزہ ملفوظات جمع کر دیئے (۸) یہ سات روزہ مجالس سہ شنبہ (منگل) ۲۵ ربیع الآخر ۱۲۳۶ھ سے



شروع ہو کر دو شنبہ (پیر) ۲ جمادی الاول ۱۲۳۶ھ تک مسلسل ہیں مرتب نے پہلی مجلس کا دن، مہینہ اور سال لکھا ہے، لیکن باقی چھ مجالس کا صرف دن اور ماہ لکھنے پر اکتفا کیا ہے۔ چونکہ دیباچے میں وضاحت کر دی ہے کہ یہ ”تقریرات ہفت روزہ“ ہیں، اس لیے باقی مجالس کے ساتھ سال لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور معلوم ہے کہ تمام ملفوظات ۱۲۳۶ھ سے متعلق ہیں۔

یہ مجموعہ بھی اسلامی حقائق و معارف کے بیان میں ہے۔ ہم یہاں ساتوں مجالس کے مضامین کا خلاصہ بیان کر رہے ہیں۔

**مجلس اول:** آیت ”وَنفْسُکُمْ اَفْلَا تَبْصُرُونَ“ کی تفسیر۔

**مجلس دوم:** شاہ ابوسعید [مجددی] کی مجلس میں آنے والی ایک عورت کا واقعہ جو کہتی تھی کہ خدا کے فریادی ہیں۔ مسئلہ رفع سبابہ پر رائے، نسبت ”یادداشت“ کی نقشبندی میں اہمیت، صفات سلیبہ کا بیان، کلمہ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کے ورد کی خاصیت کا بیان۔

**مجلس سوم:** دل سالک پر فیضِ الہی کے نزول کی کیفیت کا بیان، مکتوبات حضرت مجدد کے ایک ٹکڑے کی وضاحت کہ افعال اختیار کرنے کا حق آدمی کو دیا گیا ہے۔

**مجلس چہارم:** جب سینہ کھل جائے تو اعتقادات میں دلیل کی حاجت نہیں رہتی، عذابِ قبر کا بیان، حدیث ”من رآنی فقد رآ الحق“ کی صحت کا بیان، حضرت میرزا مظہر جانجاناں کا اپنے شیخ طریقت شیخ محمد عابد [سنامی، متوفی ۱۱۶۰ھ] کی خدمت میں حاضر ہو کر طریقہ قادر یہ میں بیعت ہونے کی درخواست کرنا اور شیخ عابد سنامی کا مراقبے میں جا کر میرزا مظہر جانجاناں کو شیخ عبدالقادر جیلانی سے خرقہ دلوانا۔

**مجلس پنجم:** مرتب ملفوظات نے شاہ غلام علی سے عرض کیا کہ آنجناب نے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ اور حضرت میرزا صاحب قدس سرہ کے احوال پر جو رسالے تصنیف کیے ہیں (۹) وہ لکھوا کر مالوہ کی طرف بھجوائے جائیں کیوں کہ مولوی ضیاء الدین بھوپالی اور اُس علاقے کے دیگر دوستوں نے جو مرتب ملفوظات سے فیضیاب ہوئے تھے، اُن سے ان رسائل سے متعلق اشتیاق ظاہر کیا تھا اور بار بار درخواست کی تھی، پیران نقشبندی اور پیران جنیدیہ کا تقابل۔

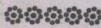
**مجلس ششم:** مراقبہ معیت کے وقت کا تعین (سب سے مختصر مجلس ہے)۔

**مجلس ہفتم:** شاہ غلام علی دہلوی کا فضیلت بشر بعد از انبیاء کا عقیدہ اور اہل بیت کے ساتھ ان کی محبت کا انداز جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے تصور میں جب طوافِ کعبہ کرتا ہوں تو وہاں

سے مدینہ منورہ حاضر ہو کر [آنحضرت پر] قربان ہوتا ہوں، وہاں سے حضرت امام حسین کی مرقد مطہر پر کر بلا میں حاضر ہوتا ہوں اور عرض کرتا ہوں اے کاش میں بھی اُس وقت ہوتا اور اپنا سر آجنگاب کے ساتھ ہو کر آپ کا مقابلہ کرنے والوں سے مقاتلہ کرتے ہوئے کٹا دیتا۔

اس قلمی نسخے کے کاتب نے ملفوظات نقل کرنے کے بعد ترقیہ کے مقام پر یہ عبارت لکھی ہے: ”نقل از رسالہ احوال خود تصنیف حضرت مولانا روف احمد مجددی نسا و طریقاً از خلفای حضرت قیوم زمان اسمعی بعد اللہ المعروف غلام علی شاہ“۔ (ص ۱۳)

شاہ روف احمد مجددی نے اپنے خودنوشت حالات جو اہر علویہ میں لکھے ہیں جس میں مشائخ نقشبندیہ کے بالعموم اور شاہ غلام علی دہلوی کے بالخصوص حالات اور ملفوظات نقل کیے ہیں۔ جو اہر علویہ شاہ روف احمد نے تقریباً ۱۲۳۳-۱۲۴۰ھ / ۱۸۱۹-۱۸۲۳ء میں مکمل کی۔ یہ کتاب (فارسی) تاحال شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک قلمی نسخہ آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے (۱۰) اور اس کا عکس ابوالحسن زید فاروقی صاحب، چتلی قبر، دہلی کے ہاں دستیاب ہے۔ جو اہر علویہ کی ایک تلخیص معہ اضافات شاہ عبدالغنی مجددی (م ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸ء) نے تیار کی تھی جو مقامات مظہری کے تکملہ کے طور پر پہلے ۱۲۶۹ھ میں مطبع احمدی، دہلی سے اور بعد میں مقامات مظہریہ، طبع حقیقت کتابوی، استنبول، ۱۹۹۰ء کے ساتھ صفحات ۱۵۸-۲۰۲ میں شائع ہوئی (۱۱)۔ اس فارسی تلخیص و تکملہ کا اردو ترجمہ محمد اقبال مجددی صاحب نے کیا ہے جو ان کے مقامات مظہری کے دونوں ایڈیشنوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جو اہر علویہ کا ایک غیر مربوط اردو ترجمہ ۱۹۱۹ء میں ملک فضل الدین نے لاہور سے شائع کیا تھا۔ مولانا نور احمد امرتسری مرحوم نے اس کا جوہر در احوال حضرت مجدد کنز الہدایات کے ساتھ شائع کیا تھا (۱۲)۔ جو اہر علویہ کی مذکورہ بالا فارسی تلخیص اور ملک فضل الدین کے اردو ترجمے سے ہم نے اپنے مجموعہ ملفوظات کا تقابلی کر لیا ہے۔ یہ دو مختلف کتابیں ہیں۔





## حواشی

۱. محمد اقبال مجددی، مقدمہ ”مقامات مظہری“ تالیف حضرت شاہ علی دہلوی، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۱ء، طبع دوم، ص ۱۶۹.
۲. ایضاً، ص ۱۶۹-۱۷۰.
۳. ایضاً، ص ۱۷۰.
۴. تحفۃ المرسلہ کے دیباچے میں اگرچہ یہ جملہ موجود ہے ”جمعہا وترتہا للوللو الصالح الروحانی عبدالقادر الجیلانی“، یعنی مصنف نے یہ کتاب اپنے روحانی فرزند شیخ عبدالقادر جیلانی کے لیے جمع اور مرتب کی اس سے ذہن شیخ عبدالقادر جیلانی کے شیخ طریقت ابوسعید مبارک مخزومی [جنہیں مخزومی بھی لکھا جاتا ہے] کی طرف جاتا ہے اور یہ انہی کے نام سے چھپ بھی چکا ہے لیکن تحفۃ المرسلہ کے مؤلف اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے شیخ طریقت کے شجرہ نسب کے اسماء میں جو فرق ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شیخ عبدالقادر کے شیخ طریقت کی تصنیف نہیں ہے دیکھیے: شریف احمد شرافت نوشاہی، شریف التوارخ، ادارہ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء، جلد اول، ص ۲۴۱.
۵. کنز الہدایات از محمد باقر بن شرف الدین لاہوری عباسی حنفی، بہ اہتمام نور احمد امرتسری ۱۳۳۵ھ میں شائع ہوئی.
۶. رفیق الطالین کے مصنف ابو محمد غلام حسین بن شیخ شرف الدین ہوشیار پوری سلسلہ مظہریہ مجذوبیہ کے مرید تھے۔ ہمارے نسخہ کے ترقیمہ کی عبارت یہ ہے: تمت رسالہ رفیق الطالین من تصنیف مولانا مولوی صاحب حضرت مولوی غلام حسین صاحب ہوشیار پوری مدظلہ مسندین تکیہ مولانا مرشدنا..... ہادینا و سہلینا الی اللہ اللطیف مولانا شاہ محمد شریف قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ در شیخ علی الطالین انوارہ [؟؟] تحریر بتاریخ پستہ ماہ مبارک رمضان شریف ۱۲۶۲ ہجری مقدس سی ام ماہ بھادھون ۱۹۰۳ء۔ اس ترقیمے میں مصنف کے نام کے ساتھ ”مدظلہ“ لکھا گیا ہے یعنی وہ ۱۲۶۲ھ میں بقید حیات تھے۔ مولوی غلام حسین ہوشیار پوری کی دو اور تصانیف تحقیقات ضروریہ للجمہ اور رفیق السالکین کے قلمی نسخے دستیاب ہیں۔ دیکھیے: احمد منزوی، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء، جلد دوم، ص ۱۰۵۸؛ جلد سوم، ۱۹۸۴ء، ص ۱۵۲۲؛ جلد چہارم، ۱۹۹۷ء، ص ۴۲۸.
۷. یقیناً یہ در المعارف کی تدوین کی طرف اشارہ ہے کیوں اسی مجموعے میں ۱۲۴۱ھ کی مجالس کے ملفوظات ہیں.
۸. شاہ رافت کی اپنی عبارت یہ ہے اور یہی زیر نظر مجموعے کا ابتدا یہ بھی ہے: ”بعد حمد وصلوٰۃ فقیر رؤف احمد مجددی بعلم اللہ سبحانہ لذاتہ گزارش می نماید کہ چون در سنہ یک ہزار و دو صد و سی و دویم ۱۲۳۲ سعادت تالیف ملفوظات حضرت پیر دستگیر قیوم زمان قطب دوران مرشدنا و امامنا حضرت عبداللہ دہلوی معروف حضرت شاہ غلام علی مدظلہ العالی حاصل نمود بعد از ان، آنجناب این بندہ گندہ را مشرف بخلاف فرمودہ برائے ترویج طریقہ بطرف مالوہ رخصت نمودند۔ بعد از مراجعت از آن سفر چون حاضر حضور شد باز بخاطر ریخت کہ چندی از دروغر معارف کہ از زبان گوہر فشان حضرت ایشان میریزند، در رشتہ تحریر انتظام دہم و کتابی دیگر جمع نمایم۔ بسبب عدم فرصت از حلقہ و مراقبہ مقصر این امر ماندم۔ آخرش چندی از تقریرات ہفت روزہ رشحہ ای از

آن سحاب و فحہ از آن گلستان برای شاداب ساختن کشت قلوب طالبان صادقان و معطر نمودن دماغ صوفیان صافیان در سلک تحریر آوردم“ (ص ۲-۳)۔

۹. یہ رسالہ در ذکر مقامات و معارف و واردات حضرت مجدد اور ”مقامات مظہری“ ہو سکتے ہیں۔

۱۰. شاہ عبدالغنی اس کے سبب تالیف میں لکھتے ہیں ”قدری ذکر شریف آنحضرت (شاہ غلام علی) مع ذکر خلفا مجملہ و منتخباً از جواہر علویہ کہ عم فقیر شاہ روف احمد مرحوم تالیف فرمودہ اند و نیز چیزی کہ علم فقیر بران رسیدہ بود ایراد نمود“ (طبع استنبول، ص ۱۵۸)۔ اس ایڈیشن کی فراہمی ترک محقق ڈاکٹر نجبت طوسون، استنبول کے ذریعے ہوئی جس کے لیے میں ان کا ممنون ہوں۔

11. *Catalogue of Manuscripts in the Maulana Azad Library (Added during 1970-77)* ligarh, 1980, Vol. 1, P. 60

۱۲. محمد اقبال مجددی حوالہ مذکور، ص ۵۶۹۔





# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد و صلوة فقیر روف احمد مجددی جلوہ حمد الہ سبحانہ لذاتہ  
 گذارش مینماید کہ چون در سنہ یکہزار و دو صد و سی و دو و کم سعادت  
 تالیف ملفوظات حضرت پیر و سیکر فتوم زمان قطب دوران مرشدنا و  
 امامنا حضرت عبداللہ دہلوی مہر و وف حضرت شاہ غلام علی مدظلہ  
 العالی حاصل نمودم بعد از آن آنجناب این تیبہ کندہ را فرست  
 بخدمت فرمودہ برای ترویج طریقہ بیخوف مالودہ حضرت نمودند بعد  
 مراجعت ازان سفر چون حاضر حضور شدیم باز سخی طریخت کہ چندی از  
 درر غرر معارف کہ از زبان کومرشان حضرت این مہر نیزند در دست  
 پیکر

ملفوظات شاہ غلام علی مرتبہ شاہ روف احمد رافت مجددی  
 متعلقہ مضمون: شاہ غلام علی دہلوی مجددی کے ملفوظات: ایک نو دریافت مجموعہ

نسخہ معارف نوشاہی کا مکمل عکس، اول تا آخر

انظام دهم و کتابی دیگر جمع نامیم لعین عدم فرصت از حلقه و مراقبه مقصر این امر نام  
 اخوش چند از تقریرات هفت روزه رشمه اذان سبحان و نغمه اذان کلستان  
 برای شادمانی ساختن کشت فلوط طایبان صا و قال او معطر نمودن و باغ عروضا  
 صافیان در سلک کز در اردوم الله تعالی بوسید این امر حلیل القدر فرغ  
 جان دیرانم را از ترسحات الوار معرفت خود سر سبز فرماید و از لور کلزار  
 لنیضان فرس حروف دم معطر نماید آمین اللهم ارزقنی راحیة الجحمت  
 حیرته النبی و الکرام روز شنبه بیست و نهم ماه ربیع الآخر  
 شرف استانه بوسی دریا فتم بدو فقر در مجلس معنی اقتدار حضرت البیان  
 که معنی آیه و فی النفسکم افلا تبصرون قایلان توحید وجود سبکوند که در  
 او سجانه در ذاتها است آیات آسایش نسیب معلوم است از کجا میگوید  
 معنی کریم این است که امانت قدرت حق تعالی در ذاتها می است  
 شخصیکه بر دل خود نگاه کرد دانت که فهم داد را که حفظ و حوض و بار  
 و نکته در دست نشانی از نشانه قدرت اوست تعالی در تقدس  
 و معیت او سجانه که ناست است از کلام اقدس او بود معکم ایستادم  
 اگر چه خطاب بالنس و جن است اما پرتوه از ذرات عالم شامل است



معانته نمود و احاطه واقفیت چون که کلام الهی بر این ماطن است و کمال  
 شئی محیط و سخن اقرب الیه من جمل الخوید بادرک چون او در آمد  
 و قبل راناشی از غفک الیه سحانه دیدیا از تقدیر الصائم هو الیه و النافع  
 الیه یجود وقوع نفع و ضرر نکایش بلا تا مل و تاویل بر نفس الیه اقرار  
 انکس فقیر و عارف است بعد از ان این شعر خواند پت از شب بجز تو  
 شد دیده خورشید سبیل حسیم روح الامین در شوق جمالت  
 جبرئیل امین دو بین شده است هر کرامی بنده با او ترامی بنده  
 ازان مذکور حضرت خواب علی را یعنی روح آمد حضرت این فرمود  
 که حضرت هفت بنده بود و اولی این می بودند هر یک را می  
 الیک نبار طریقه نقشند است را تا بهر که نشسته و شد جمع  
 و ز تو ز میزد رحمت آرد کلفت ز نهار و هفتش کریزان بسیار  
 در نه کند روح عزیزان بخت جمع شدن دل کم شدن خواطر  
 و در منن رحمت آرد و کل تبدیل رذایل بحائید بعد از ان مذکور  
 نبوتیه الهیه آمد فرمودند که اکثر صوفیه صدقات راعین ذرات  
 یکدیگر گفته اند که هم علین ذرات و هم علین ذرات است همچنین قدرت

قدرت از ذات و دیگر صفات عنایت دارد و وجود صفات در خارج اعتبار  
 میکنند و ما که مشیخ حضرت مجدد ایم صفات را عین ذات میخوانیم و در لایحه  
 برین حدیث قدسی در ایم ان الله خلق آدم علی صورته یعنی سجد کرد حق سبحانه  
 آدم را بر طور خود آبی صفات کامله که حق سبحانه داشت آن صفات خلق  
 ساخت چنانچه سمع که از صفات کامله او است نظر کن با آدم که در ذات او  
 که صفت او تعالی است در آدم بهین که جلوه آراست همچنین سایر صفات  
 از حیوة و علم و قدرت و ارادت و کلام و ظاهر است که نقصان صفتی از صفات  
 ان مبتکریم نقصان ذات ان نیست اگر چه اعراض و اهم بود پس معلوم  
 شد که صفات عین ذات ان نیستند بلکه وجود در خارج وجود مستقل هم  
 دارند فافهم از جهات شش ماهه مدو در حضور عاقل کردیم حضرت  
 الین فرمودند که عورتی بخدایت حضرت ابو سعید عده الله علیه آمده  
 که ما فریاد در خدا ایم الین حیران شدند و پیش بر رسیدند لغت که  
 گویند بفرما صلوات حضرت زهرا رضی الله عنها و منمن انجیاب همه است  
 که دعا کنند از حق سبحانه فلما تکلمی طرفه عین و من منجو اهل که مرا بکن  
 گزارد و او تعالی میگزارد و نیز حضرت شیخ الاسلام بر در عده الله علیه



فرمود که کسیکه مرا یک علت از حق غافل سازد امید است که همه گناهان او  
 بخشیده شوند حال من هم در بعضی اوقات همین می باشد که مرا همین می کشند  
 و فرصت کلام نمی دهند بعد از آن آه ها مستصک کشیدند همه اهل مجلس در کیفیت  
 و انوار غرق شدند پس فرمودند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم دعا فرموده اند  
 اللهم اجعلني اذاعة لك و در آن حضرت ابراهیم علیه السلام آمده گمان  
 اوانا منسب بعد از آن شیخ مسد رفیع سیاه به پرسید حضرت این فرمودند  
 که در مذہب حضرت محمد و گفته اند و حدیث ابن عباس رضو تکمک تمسک  
 که فرمود من پس آنحضرت صلی الله علیه و سلم و حضرت ابو بکر و عمر نماز گزارده ام  
 هیچ یکی رفیع سیاه متمود و احادیث در اشاره هم بسیار آمده اند لیکن در  
 دیار که مذہب صفرا بج است اتباع آن ضرورت و لذتیک مذہب سباده  
 اتباع مذہب دیگر نمودن وقتی تجویز کنند که در آن مذہب اهل الله باشند  
 و اولیا شوند درین مذہب و اصلاان حتی سجا ز مثل حضرت نقشبند  
 حضرت عبید الله احوار و حضرت خواجہ باقر بانبه و حضرت نظام الدین و  
 حضرت نصیر الدین چراغ دلمور و حضرت مجد در رحمة الله علیه هم ظهور فرموده  
 اند و دلیل افضلیت این مذہب گردیده اند و ما منع است از هم نمی کشیم

که فعل سینه را است علیه و علی من الصلوة اتمها بعد از آن فرمودند که یاد  
دارید که هر کس را چنانکه برداخت نسبت یاد داشت درین طریقه لازم است که یک  
نفس حضور مع اله نه براید همچنین نزد من در همه امور عبادات باشند یا  
عادات لحاظ آنست و صلی علیه و سلم باید که تا که نسبت خاص با جناب علیه  
و علی الصلوة میسر آید مثلا شخیر اگر در مسجد رود که نیت کند که آنحضرت و  
مسجد رفته اند و فرض خوانند نیت کند که امر خداست صلوات و آنحضرت  
خوانده اند همچنین در سخن و بر سخن و خواب نمودن و بیدار شدن و مبارز  
رفتن و احتیاط یا عمل عیالی کردن و کار و بار خانه نمودن در هر امر نیت  
اتباع انجناب مخلوط دار و انک التعلی مناسبتی از انجناب علیه الصلوة  
و السلام حاضر شو باز بقلبه احوال ثوق در آیدند و آه در متصله کشیده  
سر بر آفتاب فرود بردند بعد لحظه سر برداشته بگزارند ای نعم امت حضار  
مجلس مسکین فرمودند و ارتا و کردند که سر بپای خویش نینیم و نعم  
سیکونم همه را همین باید که محبت را غیر ازین نشاندند و تعالی حسن و جمال  
و خیر و کمال که بذاته دارد سزاوار گفتن نعم امت است یا تقریر دیگر  
میکنیم انعاماتی که بر ما کرده است از ضیوة و عافیت و تنوای و منبای



باین التفات لائق است که نعمت بگویم بعد از این نام این کلمه بر زبان مبارک آورده  
فرمودند و گفتند این التفات زیور چهره محبوب اند پس مذکور صفت سلبیه اوله  
اول تعالی در جسم بانی نیست از مکان بر سر است از طرافت فرمودند که حقیقه سیکو بند که خدا  
فوق نیست تحت نیست پس در این است نیست مالکیده سیکو بند که ازین معلوم شد که  
ضایع جاست بعد از آن فرمودند که استوار او سجانه بر عرش ثابت است از لغو  
نزول اول تعالی در هر آخرت بر آسمان دنیا از حدیث صحیح بیست و یکم پس بر آسمان  
نزول که نشان ضایع است او است بران ایمان بابد آورد نه آن استوا که مانی ایم  
نه آن نزول که ماسد ایم همین بود و در ثابت است آنچه لائق است چون سابق با  
آنچه سزاوار است چگونه در قیامت هم مردمان جمع خواهند شد و پاره عرش علیه  
صخره است المقدس خواهند نهاد و خداوند جل و اهل فرمود که هر کس که عبادت  
معبود کرده است از او برگیرد پس کافران و منافقان بتوجه معبودی را مطلق فرود  
گشت و در علیه عظیم خواهند افتاد و نوزاد صداق استاده خواهند ماند باز می  
شد که شما هم از معبود خود بگیرید عرض خواهند کرد که ما معبود خود را می بینیم باز  
اگر کبریم تخلف واقع خواهند آمد نه تخلف چون باز استاده خواهند ماند باز می  
خواهند شد که معبود را دیدید عرض خواهند کرد که این معبودمانست که دیده ایم  
بچون و چگونه است باز تخلف سابق بسیار که چون واقع خواهد شد همه سرسجده خواهند

کس مومنان را بهشت برده شود و کافران را بدوزخ و دوزخ بندها را بل من در کرام  
 خواهد بود و محمد جمال و نجار و منافق و کفار انداخته شوند سیرت خود را بر سر او پس او را  
 جاب سلطان با پرچون خود در اینجا خواهد نهاد و دوزخ خواهد گفت قطعه ای پس کس سیرت  
 بعد بیان مقدمه حضرت این فرمودند که از اینجا معلوم شد که ما فقه الهی سبحانه در  
 فقه منجلیت خود بود و موسی میبرد و ما فقه کس شخصی و ما و وسعت رزق خواست فرمودند  
 لا حول ولا قوة الا بالله خوانده باشی برای فراخ رزق و بر سر او فرمودند که سیرت  
 فرموده اند که این کلمه را در دوزخ مریض است که آسان تر آن هم است و رزق  
 در میان چشم هم آنست که اسباب غم ظاهر می شود و اسباب هم میان و حقا  
 هم از فقه هم است پس کس که این را برای مریض خوانده بجناب اله سبحانه  
 عرض نماید که خدا ما مغرور فرمود است که این کلمه در دوزخ مریض است  
 من یک مریض دارم تقوی الاله اثر قطعه ای در دوزخ چشم می بینم  
 ریح الاخره حضور گردیدم حضرت این فرمودند که قبض الهی سبحانه که بر دل  
 می آید وقت غایت مرشد یا از سگونی خود مرگت عیا یا مریضند و اصل وجد  
 و حدیثا او را که آن میکنند و آن مانند باران بزرگ قطره مریضند یا با یک  
 قطره یا ستغیم و در یا لیم آسا یا سحاب نمند ظهور میکند و اثر آن یا اجرا  
 ذکر است از لطافت یا توجیه در آن یا بجزگی یا صدمات یا واد در است پس



خبری از کتوبات حضرت مجدد زفر حضور خواندم در عقاید نوشته بودند که فعل عباد  
 مخلوق و بند تعالی اما اختیار در کسب آن عباد داده اند حضرت ابن فرمودند  
 که ازین آیه شریفه **والله خلقکم وما تعلمون** این مطلب می براند یعنی حق سبحانه و تعالی  
 شما را و آنچه شما عمل میکنید **عبد** را بنیت عباد کرد پس معلوم شد که بنده را در  
 عمل اختیار داده است و بر کسب علم و قدرت و ارادت لابد است که اول علم  
 میوه قدرت بر کردن و نگریدن آن شیء بعد از آن اراده از کردن و یا نگریدن  
 آن چیز بظهور می آید که کسب عبارت از آن است پس از لغت و ما تعلمون هر سه صفت  
 در بنده ثابت شدند **فانهم یذوقون عذابهم** بیستم **ربیع الآخر** قدسوسی حضور حاصل  
 کردم حضرت ابن فرمودند و فیه شرح همدر شو در اعتقادات و دلیل  
 احتیاج بنیما نظری بدیسی میگردود و در کتب شیخ و ابن اشراع و فقیه توبه  
 باناسا که در ریخو حاصل میوه و این احوال در آیه ولایت کبرئیس  
 بسیار درین مقام است که **واصمخدا** در نسبت باطن و زوال عین و آثار  
 دست میروید **استلا** نمودر یک **افتد** نمک خود زوال عین شد لیکن صورت  
 او باقی است و همیکه آنرا سائیده خود زوال اثر گرفت بعد از آن مذکور عذاب قبر  
 افتاد فرمودند که شخصی مسمار را آسنی فروخت یک خرید کرده در آتش بناد  
 گرم شدند و نرم شدند حیران شده بیایع و سپس کرد سبیش بر سید بیایع  
 گفت که در محراب آن استخوانها مرده خشک شده بر آورده بوجهم معاذ الله

شش مرد و کور کردند نشه کور کن در قبر لغز اموشی ماند چپته نشه قرکند دند و دیدند  
 که دسته بنده در اندامش کرده اند و مرد و دیگر اهل کرد بر او دفن کور کنندید  
 بر از مار باشد غار دیگر کندید ندانیم بر از مار باشد مرتبه مالک بنبر سمن معاینه  
 نمودند آخرش سمن مار را دفن کرد و خدا صفتد عهد اله این زیاد که لی ادبی  
 از امام حسین علیه السلام کرده بود و فتنه گشته شد و سرش از تن جدا گشت مار ساه  
 آمد همه مردمان کناره کردند سوری را کزیده رفت باز آمد باز کزید رفت  
 معاذ الله بعد از آن که حدیث آمد فرمودند روزی در روزمان زیارت آنحضرت  
 صلوات الله علیه و سلم شریف شد عرض کردم که یا رسول الله این حدیث صحیح است  
 رانی فقد را الحق فرمودند صحیح است کسی حضرت ایمن را ببلد اوله سندان  
 سرف از آنحضرت حاصل شد و مرا سید اوله بعد از آن مذکور است طریقه  
 قادریه آمد فرمودند که حضرت مرزا صاحب قبیله از بهر بزرگوار خود حضرت  
 شیخ ابوسعید شیخ محمد عابد رحمة الله علیه برای جمعه طریقه قادریه عرض نمودند  
 که شما را با معاینه اجازت از آنحضرت صدی الله علیه و سلم میدانم کسی در مراد  
 شدند و حضرت مرزا صاحب و قبلم هم بمراقبت نشستند مجلس آنحضرت صدی الله علیه  
 و سلم حاضر شدند حضرت شیخ از آنحضرت عرض کردند که ایمن اجازت طریقه  
 قادریه میخواهد آنحضرت فرمودند که از سید عبدالقادر بگوئید حضرت شیخ  
 عبدالقادر رضی الله عنه در اینجا حاضر بودند بعد عرض حضرت شیخ از آنکه کرد



که ازین چه بیشتر کس خاتم مجتبی است ره حضرت غوث الاعظم فرقه از سندس کرا این  
 آورده بگردن حضرت مرزا صاحب و قبله نهاد پس بجای اولی یا بیک اولی  
 حضرت شیخ فرقه خدمت از حضرت غوث الاعظم یافتند روز سه شنبه  
 ربع انا فروردین در محفل فیض منزل حافه گردیدیم عرض نمودم که رساله احوال حضرت  
 مجدد رضی الله عنه در رساله احوال حضرت میرزا صاحب و قبله دست سره که آنجا  
 نوشته اند نوبت اینمده بطرف مالوه فرستاد خود قولور عنایت الدین بهوبالی  
 و دیگر اعزّه آند یاز که فیض باطن حضرت فیض کنجور ازین مالاتی کتب بیکر گرفته  
 که مشتاق اند و بگردن آید نموده اند حضرت این فرمودند که احوال سران با  
 مثل احوال جنید یانیت و ریاضات شدید و مجاهدت شاقه که این بر گردن  
 نبار طرفه بتوسط بنده اند و همین است طور صحیح و تابعین رضوان الله علیهم  
 تعالی عنهم اجمعین و بعضی مردمان که اعتراض بر ریاضات شاقه دارند جوایز  
 آن نزد من نیست که رضی مبارک الله عندهم و الصلوة و التسبیح است که بر ریاضات  
 شاقه نیست برای آن است که در جهاد کسل نیاید که در اینجا کار شمشیر آید یا  
 کفار میل و نهاریج و العلم عند الله سبحانه و تدریج استغره جمادی الاذل  
 سرف آستانه کوی در یافتیم فرمودند تا دقیقه که چهار کبری فرستادیم  
 معینه نیاید گفت رخزد و پیشینه دویم جمادی الاولی مشرف باستانه  
 ششم مذکور صحیح و ۲۱ مه آید فرمودند که از عهده است که انصاف

بود انبیا حضرت صدیق اندوخته حضرت فاروق رضی الله عنهما و این فضیلت از راه یح  
 دین دولت متین و ذیل جان و مال در راه خداست نه از راه سنا قیاب که سنا  
 حضرت امیر چند آنکه آمده اند در شان کمی از صحابه رضوا و اردو شده اند از راه  
 و برادر فضیلت آنجناب بر همه صحابه پس فرمودند که محبت من از اهل بیت  
 افتخاریت محبت دوستم یک عقیده که بد ریافت عقل جانها و نعمتها سلیقه  
 خود و دیگر طبع که بلا ملاحظه احسانات در جلیبت خلق شده باشد دوران شخص  
 اختیاری نبوغ چنین است و نشکند کجایا حرف طواف کعبه میایم از اینجا بدین  
 حاضر شده تصدق بر شوم و از اینجا میرقد مطهر حضرت امام حسین رضی الله عنه در  
 کرد با حاضر شده عرض میکنم ای کاش من در آنوقت بودیم تا سر خود را تصد  
 آنجناب کردیم و همراه آنجناب شده لقمانه از تقابلان آنجناب بمنوع  
 وصی الله علیه خیر خلق محمد و اله و اوصی بنعم

نقال  
 از رساله احوال خود لقبی حضرت مولانا در وقت که در سواد  
 از طرف حضرت فویم زمان المسموعه الله المورث علم علیه

خاتم کتاب و بیان حضرت آریه نمونین بر سر شدن با القان ذکر کرد  
 و از راه و ص...



---

NAQAD-E-'UMAR  
(A COLLECTION OF URDU RESEARCH ARTICLES  
ON PERSIAN LITERATURE IN SUB-CONTINENT)

BY

'ARIF NAUSHAH

Ph.D(Tehran)

Head of Persian Department  
Govt. Gordon College, Rawalpindi

*Oriental Publications, Lahore*

2005

---